نابالغ کی اذان-احکام ومسائل

نابالغ لڑکے کی اذان جائز ہے:

سوال: نابالغ لڑکے کا اذان دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

لڑکا نابالغ اگر مراہق یعنی قریب البلوغ ہے، تو اس کی اذان بلا کراہت صحیح ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۸۴/۲)

نابالغ اذان دے سکتا ہے یا نہیں:

سوال: خالد کی عمر دس یا بارہ سال کی ہے، آیا اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

سمجھدار نابالغ کی اذان بلا کراہت کے جائز ہے۔(۲)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"أذان الصبی العاقل صحیح من غیر کراهة فی ظاهر الروایة ".(۳۳/۱)(۳)

نفع المفتی والسائل میں ہے:

"أذان الصبی العاقل صحیح من غیر کراهة کذا فی الحمادیة عن تحفة الفقهاء".(ص:۶۳)

(فتاویٰ احیاء العلوم:۳۳۲/۱-۳۳۳)

---

(۱) (ویجوز)بلاکراهة (أذان صبی مراهق).(الدرالمختار علی هامش ردالمحتار،باب الأذان،مطلب فی أذان الجوق:۳۶۳/۱،ظفیر)

... وأماالثانی فأن یکون رجلاً عاقلاً ثقةً عالماً بالسنة وأوقات الصلاة فأذان الصبی العاقل لیس بمستحب ولامکروه فی ظاهر الروایة فلایعاد،الخ.(البحر الرائق،کتاب الصلاة:۲۶۸/۱.انیس)

(۲) عن عطاء قال:لابأس أن یؤذن الغلام قبل أن یحتلم.(مصنف ابن أبی شیبة،باب فی الأذان قبل أن یحتلم (ح:۲۳۵۴)

قال الشعبی:لابأس أن یؤذن الغلام إذا أحسن الأذان قبل أن یحتلم".(مصنف ابن أبی شیبة،باب في أذان الغلام قبل أن یحتلم (ح:۲۳۵۵)انیس)

(۳) ترجمہ:''ظاہر الروایۃ کے مطابق سمجھدار بچے کی اذان بلا کراہت صحیح ہے۔محشی

نابالغ کی اذان:

سوال: ہماری مسجد میں اکثر مغرب کی اذان ایک لڑکا دیتا ہے، جس کی ڈاڑھی غور سے دیکھنے کے بعد محسوس ہوتی ہے کہ کچھ بال نکل آئے ہیں، کیا ایسا شخص اذان دے سکتا ہے؟ (سید شاہ نواز، فرسٹ لانسر)

الجواب

اتنے کم عمر بچہ کی اذان مکروہ ہے جس میں ابھی شعور پیدا نہ ہوا ہو اور وہ اذان کا مقصد بھی نہ سمجھتا ہو، اور ایسی صورت میں اذان کا لوٹانا واجب ہے، جو لڑکے ابھی نابالغ ہیں، لیکن باشعور ہیں، ان کی اذان بلا کراہت درست ہے، اور بالغ شخص کا اذان دینا بہتر ہے۔

"أذان الصبي العاقل صحيح من غير كراهة في ظاهر الرواية". (۱)

اس لئے جو صورت آپ نے ذکر کی ہے، اس میں کچھ مضائقہ نہیں، اس لڑکے کا اذان دینا درست ہے۔ (۲)

(کتاب الفتاویٰ: ۲/۱۳۵-۱۳۶)

بالغ نہ ہو تو نابالغ کی اذان درست ہے یا نہیں:

سوال: نابالغ لڑکے کی اذان درصورت یا عدم صورت شخص بالغ جائز ہوگی یا نہیں، ہر دو صورت میں حکم سے معزز فرمایئے؟

الجواب

نابالغ لڑکے کی اذان مکروہ تنزیہی ہے، دونوں صورتوں میں ایک ہی حکم ہے، ادا ہو جاتی ہے۔ مگر کراہتِ تنزیہی کے ساتھ اور تفصیل اس میں یہ ہے کہ نابالغ مراہق کی اذان مکروہ تنزیہی ہے۔ (۳)

اور جو نابالغ بہت چھوٹا اور غیر عاقل بے سمجھ ہے تو مکروہ تحریمی ہے۔ **کذا فی الشامی** (۴) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲/۱۱۶-۱۱۷)

---

(۱) والفتاوىٰ الهندية: ۱/۵۴-(العناية شرح الهداية، باب الأذان: ۱/۲۴۴. انيس)

(۲) "عن الشعبي، قال: لابأس أن يؤذن الغلام إذا أحسن الأذان قبل أن يحتلم". (مصنف ابن أبي شيبة، باب في أذان الغلام قبل أن يحتلم، رقم الحديث: ۲۳۵۵، محشي)

(۳) (ويجوز) بلاكراهة (أذان صبي مراهق). (الدر المختار)

(قوله بلاكراهة) أي تحريمية لأن التنزيهية ثابتة لما في البحر عن الخلاصة أن غيرهم أولىٰ منهم، آه، ح. أقول: وقدمنا أول كتاب الطهارة الكلام في أن خلاف الأولىٰ مكروه أولا فراجعه، (قوله: صبي مراهق) المراد به العاقل وإن لم يراهق كما هو ظاهر البحر وغيره. (رد المحتار، باب الأذان، مطلب في أذان الجوق: ۱/۳۶۳، ظفير)

(۴) (ويكره أذان جنب) ... (و سكران) ولو بمباح كمعتوه وصبي لايعقل. (الدر المختار)

وظاهره أن الكراهة تحريمية. (رد المحتار، باب الأذان، مطلب في المؤذن إذا كان غير محتسب في أذانه: ۱/۳۶۴)

بالغ لوگوں کی موجودگی میں نابالغ کی اذان:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بالغ افراد موجود ہیں، ان کی موجودگی میں نابالغ کی اذان کیسی ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: علی اکبر پٹن، آزاد کشمیر)

الجواب

بہتر نہیں ہے۔(۱) **وھو الموفق** (فتاویٰ فریدیہ: ۲۰۴/۲)

نابالغ لڑکے کی اذان کا حکم:

سوال: نابالغ بچے جو اکثر مسجدوں میں اذان کہتے ہیں یا امام خود ان سے اذان کہلا دیتے ہیں، اس اذان کو دہرانا چاہئے یا نہیں؟

الجواب

بچے اگر ناسمجھ ہوں تو ان کی اذان کو دہرانا چاہئے، کیونکہ ان کی اذان سے مقصود اذان یعنی اعلام حاصل نہیں ہوتا، اس لئے کہ لوگ یہی سمجھیں گے کہ بچے کھیل میں کہہ رہے ہیں۔ لیکن اگر بچے سمجھدار ہوں اور ان کی اذان سے مقصود حاصل ہو جائے تو وہ اذان جائز ہے، دہرانے کی حاجت نہیں۔(۲) فقط (کفایت المفتی: ۴۶/۳-۴۷)

---

(۱) قال فی الهندية: أذان الصبی العاقل صحيح من غير كراهة فی ظاهر الرواية ولكن أذان البالغ أفضل وأذان الصبی الذی لا يعقل لا يجوز ويعاد وكذا المجنون، هكذا فی النهاية. (الفتاویٰ الهندية، باب الأذان: ۵۴/۱)

(۲) فيصح أذان الكل سوى الصبی الذی لا يعقل، لأن من سمعه لا يعلم أنه مؤذن بل يظن أنه يلعب، بخلاف الصبی العاقل، لأنه قريب من الرجال، الخ. (ردالمحتار، باب الأذان، مطلب فی المؤذن إذا كان غير محتسب فی أذانه: ۳۹۴/۱، ط: سعيد)

اختلف أهل العلم فی أذان الصبی فرخصت طائفة فيه وممن رخص فيه عطاء بن أبی رباح، وعبدالرحمن بن أبی ليلیٰ، والشعبی وأبوذر، وقال الشافعی: لاأحب أن يؤذن إلا بعدالبلوغ وأذن قبل البلوغ أجزأ، وقال أحمد: يؤذن إذا راهق، وقال اسحاق: يؤذن إذا جاوز سبع سنين، وقال النعمان ويعقوب ومحمد فی الغلام الذی قد راهق: أحب إلينا أن يؤذن لهم رجل، وإن صلوا بأذانه وإقامته أجزأهم، وكرهت طائفة أذان الغلام قبل أن يحتلم، وممن كره ذٰلك مالك والثوری وقال الثوری عن أبی اسحاق: يكره للصبی أن يؤذن حتی يحتلم. (الأوسط فی السنن والإجماع والاختلاف، ذكر أذان الصبی: ۴۰/۳)

س ۷۷: إذا أذن الصغير المميز الذی يحافظ ألفاظ الأذان فهل هناك حرج أم أن الكبير البالغ أولیٰ؟

ج: الأولی بالأذان هو الكبير المكلف البالغ ولكن إذا حصل الأذان من هذا الصغير ==

نابالغ بچے کی اذان کا حکم:

سوال: نابالغ بچے کی اذان معتبر ہے یا نہیں؟ اگر دے دی تو کیا اس کا اعادہ ضروری ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

نابالغ بچہ کی اذان شرعاً معتبر اور بلا کراہت درست ہے، اگر وہ ہوشمند اور باشعور ہو۔ البتہ بالغ کی اذان افضل ہے اور نابالغ بچہ باشعور اور ہوشمند نہیں ہے تو اس کی اذان درست نہیں ہے۔(۱) اگر ایسا بچہ اذان دے دے تو اس کا اعادہ کیا جائے گا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"أذان الصبی العاقل صحیح من غیر کراهة فی ظاهر الروایة و لکن أذان البالغ أفضل و أذان الصبی الذی لایعقل لایجوز ویعاد". (۱/ ٥٤) فقط واللّٰہ تعالیٰ أعلم

محمد جنید عالم ندوی قاسمی۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۳۷۱-۳۷۲)

آٹھ سالہ لڑکے کی اذان کا کیا حکم ہے:

سوال: لڑکا کس قدر عمر ہونے سے اذان دے سکتا ہے، جو لڑکا آٹھ برس کا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور پاکی ناپاکی کا خیال رکھتا ہو، ایسا نابالغ لڑکا اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟

== وکان هذا الصغیر ضابطاً لألفاظ الأذان مقیما لحروفه فلاحرج فی ذلک لأن المقصود من الأذان یحصل به، فإن الناس یعلمون بدخول وقت الصلاة بهذا الأذان. (المفید فی تقریب أحکام الأذان، القسم الخامس فی مبطلات الأذان: ۱/ ٦٠. انیس)

(۱) (بل لایصح أذان صبی لایعقل) لأنه لایلتفت إلی أذانه کالمجنون ونحوه فربما ینتظر الناس الأذان المعتبر والحال أنه معتبر فی نفس الأمر فیخرج الوقت وهم ینتظرون فیؤدی إلی تفویت الصلاة وفساد الصوم أو الشک فی صحة المؤدی أو ایقاعها فی وقت مکروه کما فی البحر والنهر. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، باب الأذان: ۱۹۹. انیس)

اتفق العلماء علی عدم صحة أذان الصبی غیر الممیز لأنه لایدرک مایفعله ثم اختلفوا فی أذان الصبی الممیز، فقال المالکیة: لایصح أذانه إلا إذا اعتمد علی بالغ فی اخباره بدخول الوقت فإن أذن الصغیر بلا اعتماد علی بالغ وجب علی البالغین إعادة الأذان. أما عند الجمهور فیصح أذان الصبی الممیز. (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، أذان الصبی: ۲٦/۲۷)

(ولایصح الأذان إلا من مسلم عاقل فأما الکافر والمجنون فلایصح أذانهما لأنهما لیسا من أهل العبادات ویصح من الصبی العاقل لأنه من أهل العبادات. (المجموع شرح المهذب، باب الأذان: ۹۸/۳. انیس)

الجواب

لڑکا اگر مراہق یعنی قریب البلوغ ہے تو اس کی اذان بلا کراہت بالاتفاق صحیح ہے اور غیر مراہق عاقل ہو تب بھی ظاہر الروایت میں کراہت نہیں ہے اور بعض روایات میں مکروہ ہے۔

درمختار میں ہے:

(ویجوز)بلا کراهة (أذان صبی مراهق).(الدر المختار)

وفی الشامی:(قوله صبی مراهق)المراد به العاقل وإن لم یراهق ،کما هو ظاهر البحر وغیره وقیل:یکره لکنه خلاف ظاهر الروایة،الخ.(ردالمحتار)(۱)**فقط** (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲/۸۵)

بارہ برس کے لڑکے کی اذان درست ہے:

سوال: بارہ برس کا لڑکا اگر اذان پڑھے تو کچھ حرج ہے یا نہیں؟

الجواب

کچھ حرج نہیں ہے۔(۲)**فقط واللہ تعالیٰ اعلم** (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲/۱۲۷)

---

(۱) رد المحتار،باب الأذان،مطلب فی أذان الجوق: ۱/۳۶۳،ظفیر

قلت: أرأیت القوم یؤذن لهم الغلام الذی لم یحتلم بعد وقد راهق الحلم؟

قال: أحب إلیَّ أن یؤذن لهم رجل.

قلت: فإن صلوا بأذانه وإقامته؟

قال: یجزیهم.(الأصل المعروف بالمبسوط للشیبانی،باب من نسی صلاة ذکرها من الغد: ۱/۱۳۶)

وأجمعوا علی أن أذان الصبی الممیز للرجال یعتد به.(اختلاف الأئمة العلماء: ۱/۹۴.انیس)

(۲) ... والثانی وهو أن یکون ذکراً عاقلاً صالحاً عالماً بالسنة وبأوقات الصلاة فأذان الصبی العاقل صحیح من غیر کراهة فی ظاهر الروایة وأذان البالغ أفضل وأذان غیر العاقل والسکران یعاد.(العنایة شرح الهدایة ،باب الأذان: ۱/۲۴۴)

وأماالثانی: فأن یکون رجلاً عاقلاً ثقةً عالماً بالسنة وأوقات الصلاة فأذان الصبی العاقل لیس بمستحب ولامکروه فی ظاهر الروایة فلایعاد.(البحر الرائق،باب الأذان: ۱/۲۶۷)

ویصح أذانه مع الکراهة کمافی المجمع لکن فی السراج الوهاج أنه لاکراهة فی أذان الصبی العاقل فی ظاهر الروایة وإن کان البالغ أفضل وعلی هذا یصح تقریره علی وظیفة الأذان وأماقیامه فی صلاة الفریضة فظاهر کلامهم أنه لابد منه الحکم بصحتهاوإن کانت أرکانهاوشرائطهالایوصف بالوجوب فی حقه .(الأشباه والنظائر لابن نجیم،أحکام الصبیان: ۲۶۴.انیس)

تیرہ برس کا لڑکا اذان واقامت کہہ سکتا ہے یا نہیں:

سوال: تیرہ برس کی عمر کا نابالغ لڑکا مسجد میں اذان اور تکبیر کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

تیرہ برس کے لڑکے کی اذان واقامت درست ہوتی ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی۔۲۰/۱۲/۱۳۷۵ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۱۱۸/۲)

☆☆☆

(۲) البتہ بالغ کی اذان افضل ہے۔[مجاہد]

"أذان الصبی العاقل صحیح من غیر کراهة فی ظاهر الروایة،ولکن أذان البالغ أفضل وأذان الصبی الذی لایعقل لایجوز و یعاد وکذا المجنون.هکذا فی النهایة.(الفتاویٰ الهندیة: ٥٤/١)

... ثم أدنی المدة لبلوغ الغلام اثناعشرسنة وقدوجب زیادة المدة علی ذلک فإنمایزادسبع سنین اعتباراً بأول أمره کماأشارإلیه صاحب الشرع-صلی اللّٰه علیه وسلم-:مروا أولادکم إذابلغواسبعاً،الخ.(المبسوط للسرخسی،باب العدة وخروج المرأة من بیتها: ٥٤/٦)

وأماالقسم الرابع فیثبت بأخبارالآحاد بشرط التمییز دون العدالة وذلک مثل الوکالات والمضاربات والرسالات فی الهداياوالإذن فی التجارات ومأشبه ذلک وقبل فیهاخبرالصبی والکافر.(کشف الأسرارشرح أصول فخرالإسلام البزدوی،باب بیان محل الخبر: ٣٠/٣)/شرح التلویح علی التوضیح،فصل فی محل الخبر: ٢١/٢.انیس)